# از عدالتِ عظمیٰ[1]

تاریخ فیصلہ: 29 مارچ، 1995

## جگدیش سنگھ و دیگر

## بنام

## یونین آف انڈیا و دیگر

[کے راموسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

**اراضی کے حصول کا قانون، 1894:**

**معاوضہ-کا تعین-مختلف افراد کی اراضی—کا حصول-ہر دعویدار کی اراضی کے لحاظ سے معاوضے کا تعین کرنے کے لیے کوئی تسلی بخش ثبوت نہیں-میونسپل حد کو بنیاد کے طور پر مد نظر رکھنا-بڑھتے ہوئے فاصلے کی بنیاد پر معاوضے کو بتدریج کم کرنا-درست قرار پایا گیا**

**دفعات 23 (A-1)، 23 (2) اور 28 (جیسا کہ 1984 کے ایکٹ میں ترمیم کی گئی ہے): کے تحت فوائد-کا حق۔**

اراضی کے حصول کے لیے سات دیہاتوں پر مشتمل نوٹیفکیشن اراضی کے حصول کے قانون، 1894 کی دفعہ 4(1) کے تحت 21.1.1977 پر شائع کیا گیا اور کلکٹر نے 11 اپریل 1980 کو دفعہ 11 کے تحت اپنا ایوارڈ دیا۔ ریفرنس کورٹ نے 9 فروری 1982 کو معاوضے میں اضافہ کیا۔ مزید اپیلوں پر، عدالت عالیہ نے معاوضے میں 57,400 روپے اور 78,000 روپے فی ایکڑ کے درمیان اضافہ کیا۔ چونکہ ہر دعویدار کے اراضی کے لحاظ سے معاوضے کا تعین کرنے کے لیے کوئی تسلی بخش ثبوت نہیں تھا، عدالت عالیہ نے میونسپل حدود کو بنیاد کے طور پر مد نظر رکھا اور بڑھتے ہوئے فاصلے کی بنیاد پر معاوضے کی شرح میں بتدریج کمی کی۔ جن اپیل گزاروں کو ان کی اراضیوں کے لیے 57,400 روپے دیے گئے تھے، انہوں نے اس عدالت میں اس بنیاد پر 78,000 روپے فی ایکڑ کے زیادہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

معاوضے کا دعوی کرتے ہوئے اپیل دائر کی کہ (i) عدالت عالیہ نے معاوضے کا تعین کرنے کے لیے ہر گاؤں کو اپنانے میں سنگین غلطی کی ہے اور اسے اراضی کے لحاظ سے معاوضے کا تعین کرنا چاہیے تھا: اور (ii) دوسرے گاؤں میں اراضی کے حصول کے لیے جو میونسپلٹی سے دور تھا، 78,000 روپے فی ایکڑ معاوضہ دیا گیا اور اپیل کنندگان معاوضے میں برابری کے حقدار تھے کیونکہ ان کی اراضی آبادی کے بہت قریب واقع تھی اور اس لیے ان کے پاس دوسرے دیہاتوں کی اراضی کے مقابلے میں زیادہ ممکنہ قیمت تھی۔ دوسری طرف ریاست نے قابلیت پر معاوضے میں اضافے پر سوال نہیں اٹھایا۔

دعویداروں کی اپیلوں کو خارج کرتے ہوئے اور جزوی طور پر ریاست کی اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے، یہ عدالت

قرار پایا گیا کہ: عدالت عالیہ نے بازار کی قیمت کو مزید بڑھانے کے لیے مداخلت کی ضمانت دینے والے قانون کی کوئی غلطی نہیں کی ہے۔ تاہم، اس نے دفعات 23(A-1)، 23(2) اور 28 کو لاگو کرنے میں قانون کی واضح غلطی کی ہے جیسا کہ 1984 کے ایکٹ 68 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے جس میں نوٹیفکیشن کی تاریخ سے لے کر ایوارڈ کی تاریخ یا قبضہ کرنے کی تاریخ، جو بھی پہلے ہو، تک 12 فیصد سالانہ اضافہ شدہ سود اور تلافی اور اضافی معاوضہ دیا گیا ہے۔ موجودہ نوعیت کے معاملات میں، دعویدار اس طرح کے فوائد کے حقدار نہیں ہیں۔

اپلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4341، سال 1995 وغیرہ وغیرہ۔

ایل پی اے نمبر 634، سال 1984 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 17.9.1987 کے فیصلے اور حکم سے۔

ایس کے بگا، منی لال ورما، مسز ایس بگا، سیراج بگا، پی پر میشورن (مس ششی کرن) (این پی) کے لیے وائی پی مہاجن، رنبیر یادو اور جی کے بنسل موجود فریقوں کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

حصوصی اجازت کیلئے درخواست اور متبادل درخواستیں دائر کرنے میں تاخیر کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ تمام متبادل درخواستوں کی اجازت ہے۔

تمام معاملات میں اجازت دی جاتی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and integrity of this document

حصول اراضی قانون کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن 21.1.1977 کو گزٹ میں شائع کیا گیا تھا جس میں دفاعی مقاصد کے لئے تحصیل اور ضلع پٹیالہ میں کھیری گجراں، بیر کھیری گجراں، حاجی ماجرہ، پسیانہ اور شیر ماجرہ سمیت سات گاؤوں پر مشتمل ایک بڑی حد تک اراضی حاصل کی گئی تھی۔ کلکٹر نے 11 اپریل 1980 کو دفعہ 11 کے تحت اپنا ایوارڈ دیا۔ دفعہ 18 کے تحت حوالہ پر، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج، پٹیالہ نے 4 ستمبر 1980 اور 9 فروری 1982 کو معاوضے میں اضافہ کیا۔ مزید اپیلوں پر، عدالت عالیہ نے معاوضے کو 57,400 روپے سے بڑھا کر 78,000 روپے فی ایکڑ کر دیا۔ زیر بحث اراضیوں کا تعلق شیر ماجرا سے ہے۔ ان اراضیوں کے لیے 57,400 روپے فی ایکڑ دیے گئے تھے۔ ابھی تک مطمئن نہ ہونے کی وجہ سے دعویداروں نے یہ اپیلیں دائر کر کے گاؤں مالو ماجرا کے سلسلے میں 78,000 روپے کے معاوضے کا دعوی کیا ہے۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل کا دعوی ہے کہ عدالت عالیہ نے معاوضے کے تعین کے اقدام کے طور پر ہر گاؤں کو اپنانے میں سنگین غلطی کی ہے۔ دوسری طرف عدالت کو اراضی کے لحاظ سے اپنایا جانا چاہیے تھا اور اسی کے مطابق معاوضے کا تعین کرنا چاہیے تھا۔ مزید یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ اپیل گزاروں کی اراضیاں رہائشی آبادی کے بہت قریب واقع ہیں اور اس لیے ان کی اراضیوں پر دوسرے دیہاتوں کی اراضیوں کے مقابلے زیادہ ممکنہ قیمت موجود ہے۔ مالو ماجرا میں اراضیوں کے لیے 78,000 روپے دینے کے بعد، جو پٹیالہ میونسپلٹی کی طرف سے بھی ایک طریقہ ہے، اپیل کنندگان بھی اسی برابری پر معاوضے کے حقدار ہیں۔ ہمیں تنازعات میں کوئی طاقت نہیں ملتی۔ ریاست نے قابلیت پر معاوضے میں اضافے پر سوال اٹھاتے ہوئے اپیل دائر نہیں کی۔ لہذا، ہمیں عدالت عالیہ کے حکم پر اضافہ کی درستگی میں جانے سے منع کیا گیا ہے۔

عدالت عالیہ نے معاوضے کے تعین میں ایک کھردری اور تیار تشخیص کو اپنایا ہے۔ اس نے میونسپل حدود کو بنیاد کے طور پر مد نظر رکھا ہے اور فاصلے میں اضافے کے ساتھ معاوضے کی شرح میں بتدریج کمی کی ہے۔ یہاں ایک ایسا معاملہ ہے جہاں ہر دعویدار کے اراضی کے لحاظ سے معاوضے کا تعین کرنے کے لیے کوئی تسلی بخش ثبوت نہیں ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ نے مقدمات کو خارج کرنے اور ضلعی جج کو ہر دعویدار کے سلسلے میں معاوضے کا تعین کرنے کی ہدایت کرنے کے بجائے، جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے، ایک کھردرا اور تیار طریقہ اپنایا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document

حقائق اور حالات کی مجموعی حیثیت پر، ہمارا خیال ہے کہ عدالت عالیہ نے بازار کی قیمت کو مزید بڑھانے کے لیے مداخلت کی ضمانت دینے والے قانون کی کوئی غلطی نہیں کی ہے۔ دفعات 4(1) کا نوٹیفکیشن 21 جنوری 1977 کو شائع کیا گیا تھا، کلکٹر کا ایوارڈ 11 اپریل 1980 کو اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج کا ایوارڈ 9 فروری 1982 کو دیا گیا تھا، اس لیے اس نے دفعات 23(A-1)، 23(2) اور 28 کو لاگو کرنے میں قانون کی واضح غلطی کی ہے جیسا کہ ایکٹ 68، سال 1984 کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے جس میں نوٹیفکیشن کی تاریخ سے لے کر ایوارڈ کی تاریخ یا قبضہ کرنے کی تاریخ، جو بھی پہلے ہو، تک 12 فیصد سالانہ سود اور معاوضے میں اضافہ کیا گیا ہے۔ اب یہ طے شدہ قانون ہے کہ موجودہ نوعیت کے معاملات میں دعویدار دفعہ 32(A-1)، 23(2) اور 28 کے تحت فوائد کے حقدار نہیں ہیں۔

اس کے مطابق، دعویداروں کی اپیلوں کو خارج کر دیا جاتا ہے اور یونین آف انڈیا کی طرف سے دائر اپیلوں کی اجازت صرف ترمیم شدہ ایکٹ 68، سال 1984 کے تحت فوائد دینے کی حد تک دی جاتی ہے۔ ان حالات میں، فریقین کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ پورے وقت میں اپنے اخراجات خود برداشت کریں۔

**دعویداروں کی اپیلیں خارج کر دی گئیں۔**

**ریاستی اپیلوں کو منظور کی گئی۔**

Ilyas Ahmed Pandit
2024.11.14 13:52
I attest to the accuracy and
integrity of this document